124.

تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

اخبار الفضل

ہفتہ میں دو بار

قادیان

قیمت پیشگی سالانہ ۸ [illegible]

بیرون ہند [illegible]

ایڈیٹر :- غلام نبی

اسسٹنٹ :- مہر محمد خان

نمبر ۲۱	مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء	یوم جمعہ	مطابق ۲ صفر ۱۳۴۲ھ	جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز رہی۔ اس وجہ سے حضور بعض نمازوں میں بھی تشریف نہ لا سکے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرماویں ٭

جناب حافظ روشن علی صاحب معہ مہاشہ محمد عمر صاحب تبلیغی دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔

ملیریا بخار کی کسی قدر شکایت پائی جاتی ہے۔

مہاشہ شردھانند سے مباحثہ کے متعلق دوسرا اعلان بھی بصورت اشتہار شایع ہو گیا ہے احباب دفتر تالیف و اشاعت سے منگوا کر عام لوگوں میں تقسیم کریں ٭

ریاست بھرتپور میں احمدی مجاہدین کی دوسری شاندار فتح

۸۰ مرتدین کی دوبارہ اسلام میں واپسی

تمام تقریبات کے فوٹو لئے گئے۔

ریاست بھرتپور نے احمدی مبلغین پر جس قدر جبر اور تشدد کیا ہے۔ وہ ان واقعات سے ظاہر ہے جو اخبارات میں تفصیل کے ساتھ آ چکے ہیں۔ اس سے ریاست کی غرض یہ تھی۔ کہ جن مسلمان راجپوتوں کو آریہ طرح طرح کے دھوکوں۔ فریبوں۔ لالچوں اور دھمکیوں سے مرتد بنا چکے ہیں انہیں احمدی مبلغ براہ راست پر نہ لائیں۔ اور دوبارہ مسلمان نہ بنا لیں۔ اسی وجہ سے احمدی مبلغوں کو ریاست سے نکال دیا گیا۔ اور حدود ریاست میں داخل ہونے یا رہنے سے روک دیا گیا۔ لیکن باوجود اس انتہائی ظلم اور ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات کے احمدی مبلغین کے پائے استقلال کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی۔ اور وہ تبلیغی کوششوں کو سر انجام دینے کیلئے ہر ممکن طریق سے کام لیتے رہے۔ چنانچہ احمدی مبلغ ریاست کے حلقہ سے باہر چند ایسے دیہات میں قیام پذیر ہو گئے۔ جہاں ریاست کے مرتد شدہ لوگوں کا کاروباری تعلق اور آمد و رفت ہے۔ اس طرح احمدی مبلغین کی مرتد لوگوں سے

ملاقات ہوتی اور مذہبی گفتگو جاری رہتی تھی اور چونکہ ریاست سے نکالے جانے سے پہلے احمدی مبلغ وہاں چھ ماہ تک کام کر چکے ہیں۔ اس لئے مرتد ریاستی لوگوں کا ان سے گہرا تعلق ہو چکا ہے۔ اسی امر کو ریاست کے حکام کی غلط رپورٹوں میں فساد کے خطرہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ دراصل یہ گہرا اثر ہی تھا۔ جس سے ان کو خطرہ تھا کہ اگر احمدی لوگ امن سے کام کرتے رہتے تو شدھی کا طلسم جس کی بنیاد محض دھوکا اور جھوٹ پر ہے۔ ایک دن ضرور ٹوٹ جائیگا۔ جن دیہات میں ہمارے مبلغ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک گاؤں اوّل بھی ہے۔ جو ضلع متھرا میں واقع ہے۔ لیکن اس سے ریاست بھرتپور کے بعض مرتد شدہ گاؤں متصل کے اندر اندر واقع ہیں۔ یہاں ہمارے مبلغ چودہری غلام محمد خان صاحب برادر چودہری فضل الدین خان صاحب کلکٹر انہار امرتسر کام کر رہے ہیں۔ جنہوں نے بہت محنت اور ہوشیاری سے کام کیا ہے۔ اور اوّل کے گرد و نواح کے متعدد دیہات میں شدھی کے خلاف ایک شبہ اگ رہا ہے۔ دار التبلیغ احمدیہ آگرہ میں اسی قسم کی خوش کن اطلاعات موصول ہونے پر جناب چودہری فتح محمد خان صاحب ایم اے امیر احمدیہ وفد المجاہدین ۱۶ ستمبر کو اوّل تشریف لے گئے۔ آپ کی آمد کی خبر گرد و نواح کے دیہات میں پھیل گئی۔ دوسرے دن ۱۷ ستمبر کو موضع بلوٹھی کے چودہری ریاست بھرتپور میں واقع ہے۔ تین شخصوں نے جناب چودہری صاحب کے ہاتھ پر ارتداد سے توبہ کر کے اپنی مسلمان برادری کے ساتھ کھانا کھایا اور حقّہ پیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ وہ سولہ ۱۶ خاندانوں کی طرف سے نمائندہ ہو کر آئے ہیں۔ جن کی مجموعی مردم شماری ۸۰ مردوں پر مشتمل ہے۔ اور یہ خاص تین آدمی جو اوّل میں حاضر ہوئے۔ ان کے بیوی بچوں کی تعداد چوبیس ۲۴ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہی تعداد چونکہ یقینی تھی۔ اس لئے اسی کا اعلان بذریعہ تار کیا گیا۔ ۱۸ ستمبر کو ریاست کے ایک اور گاؤں کی طرف سے تین نمائندے آئے۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ ہمارا گاؤں بھی شدھی سے بالکل تائب ہو چکا ہے۔ اور وہاں کے لوگ اپنے پہلے ملکانہ دین پر قائم ہیں۔ اس بات کی تصدیق احمدی مبلغ چودہری غلام محمد صاحب کی زبانی بھی ہوئی لیکن مزید تصدیق بعض دیگر معتبر ذرائع سے بھی کر لی گئی ہے۔ اس کے بعد ان مسلمان راجپوتوں سے جو فتح پورہ۔ ساندھن۔ اسپار اور لبتیا سے آئے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے کھان پان کیا۔ اور حقّہ بھی پیا جو ان لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ کٹھن مرحلہ ہے ۔

چونکہ آریہ اخبارات نے ایسے واقعات کا ہمیشہ بڑی دلیری سے انکار کیا ہے۔ تاکہ دوست و دشمن پر ان کی شدھی کی حقیقت نہ ظاہر ہو جائے۔ اس لئے مسلمان ہونیوالے ملکانوں کے کھان پان اور باہمی حقّہ نوشی کی حالت کے فوٹو لئے گئے ہیں تاکہ جھوٹے اور مکّار آریوں کی روسیاہی کے لئے بوقت ضرورت شائع کئے جا سکیں ۔

اوّل کے مسلمانوں نے عام طور پر اس کامیابی پر اظہار مسرت کا اظہار کیا۔ بالخصوص جناب شیخ عبد الرزاق صاحب و جناب شیخ نصیر الدین صاحب نے مہمانوں کی ہر طرح سے تواضع و تکریم اور کام میں مدد کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ۔

ریاست بھرتپور کے حکام کے پہلے جابرانہ سلوک اور طرز عمل کو مد نظر رکھ کر خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ خبر ان کے لئے کس قدر غم اور تکلیف کا موجب ہوگی مگر وہ دیکھیں اور غور کریں۔ کہ باوجود ان کے مسلمان رعایا کے حقوق کو نظر انداز کرتے ہوئے مسلمان مبلغین کی مخالفت میں سارا زور صرف دینے کے حق اور صداقت کس طرح کامیاب ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اپنے کمزور مگر مخلص بندوں کی کیسی مدد کر رہا ہے۔ اب اگر ریاستی حکام اپنی کونسل میں اس قسم کا کوئی قانون پاس کر دیں کہ کوئی ریاستی باشندہ ریاست سے باہر قدم نہ رکھے۔ تو کوئی تعجب نہیں بلکہ ریاستی کونسل نے احمدی مبلغین کو نکالنے کے لئے ریزولیوشن پاس کرتے وقت جس عدل اور انصاف سے کام لیا تھا۔ اس کے عین مطابق ہو گا۔ اگر ریاستی لوگوں کو سرکاری علاقہ میں جانے سے روکنے کا ریزولیوشن پاس ہو جائے۔ کیونکہ یہ بات تو ریاست کی دسترس سے باہر ہے کہ احمدی مبلغین کو سرکاری علاقہ سے بھی نکال دے اس لئے اب اگر وہ ارتداد کی حمایت میں کچھ کر سکتی ہے تو یہی کہ اپنی رعایا کو حدود ریاست سے باہر جانے سے روک دے۔ تاکہ نہ کوئی ریاستی آدمی احمدی مبلغین سے ملے اور نہ ان کی صداقت سے پُر باتوں سے مؤثر ہو کر ارتداد سے توبہ کر سکے ۔

اگر اس قسم کا حکم غریب اور بیکس مسلمان راجپوتوں کے متعلق ریاست جاری کر دے۔ تو کسی کے لئے تعجب کا مقام نہ ہو گا۔ کیونکہ ریاستی کونسل کہہ دیگی کہ ریاست کے باشندے چونکہ باہر جا کر مسلمان ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اپنے گاؤں کے لوگوں سے ملتے جلتے اور ان میں رہتے ہیں اس لئے "بد امنی کا خطرہ" معلوم ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے حکم دیا جاتا ہے کہ چونکہ ملکانہ راجپوتوں کا ریاست کی حدود سے باہر قدم رکھنا "امن عامہ کے لئے خطرہ کا باعث ہے" اس لئے "امن عامہ کو قائم رکھنے کی غرض سے" ضروری ہے کہ کوئی ملکانہ راجپوت ریاست کی حدود سے باہر نہ نکلے۔ اور اگر کوئی نکلے گا۔ تو اس سے وہی سلوک کیا جائے گا۔ جس کا وہ مستحق ہو گا۔ اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی ۔

یہ یا اسی قسم کے کسی اور بھرتپوری قانون کا مسلمانوں کو منتظر رہنا چاہیئے۔ اور اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ شدھی سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہونے والے لوگوں کو ریاستی حکام کی کئی قسم کی مہربانیوں کا ہدف بننا پڑے گا خدا تعالیٰ ان کو استقلال اور جرأت عطا فرمائے۔ اور جابر حکام کی دست برد سے محفوظ رکھے ۔

تصحیح

الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۲۳ء میں غلطی سے نمبر ۵۳۳ و نمبر ۵۹۸ نو مبایعین کی فہرست میں اسحٰق صاحب پہلوان کا نام دو دفعہ چھپ گیا ہے۔ نیز نمبر ۵۸۱ و ۵۸۲ پر ڈاکٹر مظہر علی صاحب اور عبد الجبار صاحب کے نام بھی غلطی سے درج ہو گئے ہیں۔ ان ہر دو نے بیعت نہیں کی۔ خاکسار رحیم بخش [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء

مصارف جلسہ سالانہ ۱۹۲۳ء

گذشتہ سالوں میں مصارف جلسہ سالانہ کے لئے افسر صاحب جلسہ سالانہ خود تحریک فرماتے رہے ہیں۔ لیکن چونکہ بعض اجناس اور اشیاء براہ راست افسر صاحب جلسہ سالانہ کو وصول ہوتی تھیں۔ اسلئے ان کی قیمت انجمنوں کے کھاتوں میں محسوب نہیں ہو سکتی تھی۔ جس کے باعث اکثر شکایات پیدا ہوتی رہی ہیں۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے فراہمی اجناس و دیگر اشیاء جلسہ کا انتظام ناظر بیت المال کے سپرد کیا ہے۔ اس لئے جو اجناس و اشیاء برائے امداد جلسہ سالانہ انجمنہائے احمدیہ یا افراد سلسلہ احمدیہ کی جانب سے وصول ہوں گی۔ ان کی قیمت ہر ایک معطی کے حساب میں دکھائی جا سکے گی۔ لہٰذا جملہ سکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے احباب میں ضروریات جلسہ کو پورے طور پر ذہن نشین کریں۔ اور مصارف جلسہ کے لئے بیش از بیش حصہ لینے کی تحریک و تحریص دلا کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

جلسہ سالانہ میں اب صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جو فراہمی اجناس و دیگر انتظام کے لحاظ سے بہت تنگ وقت ہے۔ مگر جیسا کہ گذشتہ سالوں میں احباب سلسلہ نے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ امید ہے کہ اس سال بھی حسب دستور پہلے سالوں کی نسبت سبقت لے جائینگے۔ اور کام بفضلہ تعالیٰ خوش اسلوبی سے سر انجام ہو گا۔

اس سال آٹے کے خرچ کا تخمینہ آٹھ سو من پختہ لگایا گیا ہے۔ جس کی قیمت قریباً تین ہزار دو سو روپیہ بنتی ہے۔ اس کی فراہمی کے متعلق دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

اوّل:۔ یہ کہ احباب نقد امداد آٹے کے لئے دیں

دوم:۔ یہ کہ جنس (غلہ گندم) دیں۔ جس کے متعلق حصص مقرر کئے جاویں۔ ایک حصہ ۲ من پختہ غلہ یا آٹھ روپیہ نقد کا ہو گا۔ جو احباب نقد روپیہ بھیجنا چاہیں۔ وہ فی حصہ آٹھ روپیہ کے حساب سے روپیہ بھیجدیں۔ اور جو غلہ دینا چاہیں۔ وہ غلہ فی حصہ ۲ من دیں۔ جب غلہ جمع ہو جائے۔ اور اس کا فروخت کرنا مناسب ہو تو فروخت کر کے اسکی قیمت بھیجدی جاوے۔ ورنہ غلہ بھیجدیا جائے بہر حال جو صورت مناسب و فائدہ مند ہو اختیار کی جائے۔

آرد گندم کے بعد ایندھن کا خرچ ہے۔ اس کے لئے بھی گذشتہ سالوں کی طرح دو تین احباب کی ہمت درکار ہے گذشتہ سال چودھری نور الدین صاحب نمبردار چک نمبر ۱۱ نے تین گاڑی اور چودھری کرم الٰہی صاحب سکنہ کرم پور نے ایک گاڑی ایندھن مہیا فرمایا تھا۔

اسکے بعد تیسرا خرچ گھی کا ہے۔ جس کو گوجرانوالہ سیالکوٹ شاہ پور۔ لائل پور۔ گجرات کی جماعتوں نے پورا کیا تھا۔ امید ہے اور دوست بھی ضرور اس طرف توجہ فرمائینگے۔

چوتھا خرچ گوشت کا ہے۔ جس کو پچھلے سال بھی بدستور سابق ضلع ہوشیار پور اور جالندھر کی انجمنوں نے برداشت کیا تھا۔ دالوں اور مصالحجات کا خرچ ضلع گورداسپور کی جماعتیں برداشت کرتی رہی ہیں۔

مندرجہ بالا اشیاء کے علاوہ جو احباب کسی اور چیز میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ فہرست سے جو اسی مضمون میں درج کی جاتی ہے۔ ملاحظہ فرما کر اپنے ذمہ لے سکتے ہیں یہ فہرست صرف اشیاء خوردنی اور ایندھن کی ہے۔ باقی سٹیشنری (سامان خط و کتابت) اور دیگر متفرق اخراجات کے لئے بعد میں فہرست شائع کی جاویگی۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ دونوں فہرستوں کو بغور ملاحظہ فرما کر اطلاع دیں کہ اس کار خیر میں وہ کہاں تک حصہ لے سکتے ہیں۔

اس موقع پر میں احباب کی خدمت میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان من استوی یوماہ فھو مغبون۔ یعنے جس کے دو دن بھی برابر ہیں۔ وہ بھی گھاٹے میں ہے۔ پیش کر کے التماس کرتا ہوں کہ مصارف جلسہ سالانہ کے لئے گذشتہ سالوں کی نسبت بڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سالانہ جلسے قحط و دیگر مشکلات کے زمانہ میں بھی گذشتہ سالوں سے زیادہ وسیع پیمانہ پر ہوتے رہے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ جلسہ کا بار اٹھانیوالے اب بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے اس کار خیر میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ میں نے اس تحریک میں سب احباب کو مجموعی طور پر مخاطب کیا ہے۔ کسی خاص انجمن یا خاص فرد کو مخاطب کرنے کی بدیں وجہ ضرورت محسوس نہیں کی کہ سب لوگ ہی مخاطب ہوتے ہیں۔ اور بغیر خاص خطاب کے احباب کا تیار ہونا زیادہ اخلاص چاہتا ہے۔ اور یہی ضروری بھی ہے۔ کہ جماعت کا اخلاص برابر بڑھتا رہے۔ اس قسم کی تحریکات میں خود بخود پہلے سے بڑھ کر حصہ لینے سے ترقی اخلاص کا ایسا عملی ثبوت ملتا ہے کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہی اخلاص ہے کہ بعض احباب بلکہ بعض جماعتوں کی طرف سے مجھ سے کہا گیا ہے کہ صرف ضرورت کا اعلان ہونا چاہیئے۔ ہم خود اس کے پورا کرنے کا انتظام کرینگے۔ تحریک کی ضرورت نہیں۔ گو عام اعلان سے بھی بعض وقت یہ کوتاہی ہو جاتی ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے آپ کو مخاطب نہیں سمجھتا۔ اور کام رہ جاتا ہے۔ مگر ترقی کرنے والی جماعتوں میں عام اعلانوں پر لوگ اس طرح توجہ کرتے ہیں۔ کہ ذرا بھی پیچھے رہنے والوں کو افسوس کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کی یہی کوشش ہوتی ہے۔ کہ میں پہلے جواب دینے والوں میں سے ہوں ایسا نہ ہو کہ جب ضرورت پوری ہو جائے۔ اسوقت میرا چندہ پہونچے۔ یورپ اور امریکہ میں ایسی مثالیں پیش آتی ہیں کہ ادھر ضرورت کا اظہار کیا گیا۔ ادھر لوگ امداد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ لوگ چونکہ بہت مالدار ہیں۔ اسلئے ان کے لئے ایسا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ مثال نہایت

نمایاں طور پر ہماری مستورات نے بھی پیش کر کے دکھلا دی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مسجد برلن کے لئے پچاس ہزار کا اعلان فرمایا میعاد کے اندر وہ رقم پوری ہو گئی۔ پھر ستر ہزار کا اعلان فرمایا۔ ابھی ستمبر ختم نہیں ہوا ہے کہ ستر ہزار سے رقم بڑھ گئی۔ اور ابھی برابر آ رہی ہے۔ اور بعض جگہ سے تاریخ بڑھوانے کی بھی درخواست آئی ہے۔ یوں تو سلسلہ کے سب کام جماعت کے ہی ذمہ ہیں۔ لیکن جلسہ سالانہ کے اخراجات خود احباب کے اپنے اخراجات ہیں۔ خدام سلسلہ ہر طرف سے ایک وقت میں اپنے امام کی زیارت نصائح و ہدایات حاصل کرنے اور دوسرے احباب سے بلکہ اپنے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ پس جلسہ سالانہ کے اخراجات ان کے اپنے اخراجات ہیں۔ اس خرچ کو تو بلا تحریک و خطاب خاص ہی برداشت کرنا چاہیئے۔ میں اس اعلان کے جواب میں اس بات کا منتظر ہوں کہ وہ تمام ضروریات جن کو میں تفصیلاً ذیل میں درج کرتا ہوں۔ کون کون سی جماعتیں اور کون احباب اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ اس کی فوراً اطلاع آنی چاہیئے۔ تاکہ علیحدہ خریدنے کا انتظام نہ کیا جائے۔ اور وصولی اکتوبر کے آخر تک مکمل ہو جانی چاہیئے۔

فہرست اشیاء خوردنی برائے اخراجات جلسہ سالانہ ۲۳ء

نمبر شمار	نام اشیاء	وزن	قیمت
۱	آٹا گندم سفید	۸۰۰ من پختہ	۳۲۰۰ روپیہ
۲	روغن زرد	۱۵ من	۹۶۰ "
۳	لکڑی	۲۰۰۰ من	۰
۴	پاتھیاں (اوپلے)	۸ گڈہ	۴۰ "
۵	کوئلہ پتھر	۲۵۰ من	۰
۶	دال نخود	۲۰ من	۱۰۰ "
۷	دال ماش	۶۰ "	۳۰۰ "
۸	دال مسور	۱۲ "	۴۰ "
۹	دال مونگ	۲½ "	۱۵ "
۱۰	چینی	۷½ "	۱۵۰ "
۱۱	چاول باسمتی	۱۰½ من	۱۰۵ روپیہ
۱۲	" ٹوٹہ باسمتی	۲۲½ "	۱۰۰ "
۱۳	ہلدی	۴ من	۶۰ "
۱۴	دھنیا خشک	۳½ "	۴۰ "
۱۵	نمک پسا ہوا	۸ من	۳۲ "
۱۶	نمک سالم	۱۰ "	۴۰ "
۱۷	مرچ سرخ	۴ "	۵۰ "
۱۸	مرچ سیاہ	۳۰½ سیر	
۱۹	لونگ	۴½ سیر	
۲۰	دانہ الائچی کلاں	۱۸ سیر	
۲۱	زیرہ سفید	۲۷½ سیر	۲۱ روپیہ
۲۲	دار چینی	۵½ سیر	۵ "
۲۳	زیرہ سیاہ	۱۲½ سیر	۳۰ "
۲۴	الائچی خورد	۲ سیر	۱۴ "
۲۵	لہسن خشک	۳ من	
۲۶	پیاز عمدہ کراچی والا	۱۲ "	
۲۷	آلو عمدہ موٹے	۶۵ "	۳۵۰ روپیہ
۲۸	دھنیا سبز	۱ من	
۲۹	ادرک	۴½ من	۴۵ "
۳۰	چائے	۱۵ سیر	
۳۱	بکرم	۵۰۰ عدد	
۳۲	بسکٹ	۵ سیر	
۳۳	کیک	۵ سیر	
۳۴	گوشت بکرا	۱۳۰ من	۱۷۰۰ روپیہ
۳۵	رنگ زردہ	یک ڈبہ	
۳۶	خمیرہ عمدہ	"	
۳۷	روح کیوڑہ	یک شیشی	
۳۸	شلغم عمدہ سفید	۷۰ من	

ان اشیاء کی خریداری کے متعلق بھی اگر کوئی صاحب مفید مشورہ دینا چاہیں۔ تو براہ مہربانی جلدی مطلع فرماویں ✤ والسلام

نیاز مند

عبدالمغنی ناظر بیت المال - قادیان

احمدی کا غیر احمدی کو لڑکی نکاح میں دینا

مولوی محمد علی صاحب کا ایک مضمون "احباب سلسلہ سے چند باتیں" کے عنوان سے پیغام میں کئی نمبروں میں شائع ہو رہا ہے۔ یکم ستمبر کے پرچہ میں اس کا جو حصہ شائع ہوا ہے۔ اس میں مولوی صاحب نے ایک افسوسناک غلط بیانی کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"ہماری قوم میں محبت اور اخوت کے تعلقات کو مضبوط کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے یہ چاہا تھا کہ باہم رشتہ داری کے تعلقات حتی الوسع جماعت کے اندر ہوں۔ اس بات کو کم فہمی سے بعض لوگوں نے یوں تعبیر کر لیا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے احمدی کا غیر احمدی کو لڑکی نکاح میں دینا حرام کر دیا ہے"

مولوی صاحب معاف فرماویں۔ کم فہمی کا جو الزام انہوں نے ہم پر لگایا ہے۔ یہ دراصل ان پر لگتا ہے۔ بلکہ انکی نسبت تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ غیر احمدیوں کو لڑکی دینے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے جو ارشاد فرمایا ہے۔ اسکی جان بوجھ کر اسی طرح مخالفت کر رہے ہیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود کے کئی ایک اور ارشادات کو پس پشت ڈال چکے ہیں۔

اگر مولوی صاحب میں ذرا بھی حق پسندی کا مادہ باقی ہے تو براہ مہربانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ فرماویں۔ اور بتائیں کہ ان کی موجودگی میں غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے کا جواز نکالنا حضرت مسیح موعود کے صریح حکم کی خلاف ورزی ہے یا نہیں۔

حضور فرماتے ہیں:-

"غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے۔ بلکہ اس میں فائدہ ہے۔ کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیئے۔ اگر ملے تو لے بیشک لو۔ لینے میں حرج نہیں۔ اور دینے میں گناہ ہے۔" (الحکم ۱۴- اپریل ۱۹۰۸ء)

حیرت ہے۔ کہ ایسے صاف الفاظ کی موجودگی میں مولوی صاحب غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے کے جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

بڑی سے بڑی قربانیوں کے لئے تیار ہو جاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۷ر ستمبر ۱۹۲۳ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اگرچہ میری طبیعت اچھی نہیں۔ رات کو بہت تکلیف رہی ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ میری ذمہ واریاں اور جماعت کی ضروریات اس بات کی متقضی ہیں کہ کچھ نہ کچھ اپنی طرف سے جماعت کے معاملات کے متعلق جو دین اور تقوے و سیاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ کم سے کم ہفتہ میں ایک دفعہ ضرور بیان کروں۔ تاکہ جماعت زیادہ ہوشیار ہو جائے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ کئی لوگ ایک کان سے بات سنتے اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ لیکن اسمیں بھی کوئی شک نہیں کہ کوئی بات بتانے سے بہت لوگ ہیں۔ جو اگر غافل ہوں تو ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ہوشیار ہوں تو اور زیادہ ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ پس باوجود اس کے کہ بعض لوگوں پر نصیحت کا اثر نہیں ہوتا۔ مگر پھر بھی نصیحت کے نیک نتائج ضرور نکلتے ہیں۔

ہماری ذمہ واریاں

اس وقت میں اختصار کے ساتھ جماعت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جو ذمہ واریاں ہیں وہ اس بات کو چاہتی ہیں کہ ہماری قربانیاں بہت زیادہ ہوں اور بہت بڑھی ہوئی ہوں۔ جب تک کہ تمام کے تمام افراد اپنے ذاتی خیالات اور ذاتی فوائد کو قربان کر کے ایک غرض و غائت پر جمع نہیں ہونگے۔ تب تک وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتے اور نہ قائم رہ سکتے ہیں۔ میں تمہارے حالات کو خوب جانتا ہوں کیونکہ میں بھی تمہاری طرح کا ہی انسان ہوں۔ میرے بھی وہی حالات اور میری بھی وہی ضروریات ہیں جو تمہارے حالات اور تمہاری ضروریات ہیں۔ میں کوئی غیر جنس نہیں تمہاری ہی جنس کا ہوں۔ اس لئے میں تمہارے حالات کو خوب سمجھتا ہوں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالٰے نے بھی قانون رکھا ہے کہ انسان کو سمجھانے کیلئے انسان ہی مقرر کئے جاتے ہیں۔ پھر انسانوں میں بھی آگے اختلاف ہوتا ہے مشرق کے رہنے والے مغرب والوں کی بات نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں ہماری بات درست ہے۔ اور مغرب والے مشرق والوں کی نہیں مانتے۔ اسلئے خدا تعالٰے نے یہ قانون رکھا ہے کہ سب سے پہلی قوم جسکو مخاطب کرنا ہوتا ہے۔ انہیں میں سے ایک شخص کو چنتا ہے۔

انسانی حیثیت سے نصیحت

دیکھو تم میں جو شخص آیا وہ تمہاری سی عادات تمہارے سے ہی خیالات رکھتا تھا۔ اور اس کے بعد جس کے سپرد جماعت کا انتظام کیا گیا۔ وہ بھی تمہاری طرح کا ہی انسان ہے۔ پس تم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ تم ہمارے حالات کو نہیں سمجھ سکتے۔ ہماری مجبوریوں اور ہماری ضروریات کو نہیں سمجھتے بلکہ جن حالات و مشکلات میں سے تم گذرتے ہو انہیں حالات میں سے میں بھی گذرتا ہوں۔ تمہارے لئے جو مشکلات ہو سکتی ہیں۔ بعینہٖ وہ میرے لئے بھی ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ اسی کل کا میں بھی جزو ہوں جسکی تم ایک جزو ہو۔ پس میں اگر تم کو کوئی نصیحت کرتا ہوں تو صرف اسی لحاظ سے نہیں کہ میں امام اور خلیفہ ہوں بلکہ میں اس لحاظ سے بھی نصیحت کرتا ہوں کہ میں تمہاری طرح کا انسان ہونے کیوجہ سے تمہاری مشکلات اور تمہارے حالات کو سمجھتا ہوں۔ میں اس شخص کیطرح نصیحت کرتا ہوں جو خود ان مصائب و مشکلات سے گذر رہا ہو جن میں سے تم گذر رہے ہو۔ پس میری نصیحت محض حاکمانہ نہیں ہے۔ بلکہ اس حیثیت کے علاوہ کہ جو میری خلافت کے لحاظ سے حیثیت ہے۔ میری انسانی حیثیت زیادہ محرک ہوتی ہے۔ کہ میں تمہیں خطرات سے آگاہ کروں۔ بہت دفعہ میرے اندرونی احساسات ان کاموں کے کرنے کا حکم دینے سے روک دیتے ہیں۔ جو بلحاظ خلافت کے کرانے چاہئیں۔ اور ان کی بجائے میں ان حالات کے ماتحت ہی کچھ کہتا ہوں۔ جو بلحاظ تمہاری طرح ایک انسان ہونے کے کہنا چاہئیے۔ اور ان احکام کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ ابھی مجھے کچھ ٹھہرنا ہے۔

پس یہ بات درست نہیں کہ میں بحیثیت ایک خلیفہ ہونے کے ہر ایک کو حکم دیتا ہوں۔ بلکہ ایک انسان اور پھر ہندوستانی ہونے کے لحاظ سے کئی باتیں کہتا ہوں پس وہ چیز جو میرے ایسے احکام کا باعث ہوتی ہے وہ زیادہ تر ہندوستانیت اور انسانیت ہوتی ہے۔

پچھلے خطبوں کا اعادہ

اس حقیقت کے انکشاف کے بعد میں پھر ان دو خطبوں کیطرف متوجہ کرتا ہوں جو پچھلے دو جمعوں میں میں نے بیان کئے ہیں۔ میں نے ان میں یہ بات بیان کی تھی۔ کہ مومن کو دینی کام کسطرح کرنے چاہئیں۔ اور میں نے یہ شکوہ کیا تھا کہ اکثر مومن اپنے فرائض ادا نہیں کرتے یا تو وہ اس بات کے متمنی ہوتے ہیں کہ ان کو کوئی یاد دلائے یا اس بات کے متمنی ہوتے ہیں۔ کہ انہیں کوئی نہ یاد دلائے یہ دونوں قسم کے لوگ خطرناک مقام پر ہیں۔ جو لوگ اس مقام پر ہیں۔ کہ وہ اس بات کے انتظار میں رہتے ہیں۔ کہ انہیں کوئی یاد دلائے۔ وہ خطرہ میں ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی یاد نہ دلائے وہ زیادہ خطرہ میں ہیں۔

مومن کو دین کے کام کسطرح کرنے چاہئیں

ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ کوئی ماں اس بات کا انتظار نہیں کرتی کہ کوئی اسے یاد دلائے کہ تو اپنے بچہ کو دودھ پلا۔ اور کوئی زمیندار اس بات کا انتظار نہیں کرتا کہ کوئی اسے آکر کہے۔ کہ تو اپنی زمین میں ہل چلا کر بیج ڈال وہ کسی کے یاد دلانے کی کیوں نہیں انتظار کرتے۔ اس لئے کہ اس ماں کا وہ اپنا بچہ ہوتا ہے اور زمیندار کا اپنا کام ہوتا ہے۔ اسیطرح ایک مومن جو دیندار ہو دین کا کام اس کا اپنا کام ہے اسے دین کے کام اسی طرح کرنے پڑینگے جیسے اپنے اور اس کا فرض ہے کہ وہ کام کرتا چلا جائے۔ ہاں جس جگہ اسے روک دیا جائے وہاں وہ رک جائے۔ لیکن جب تک اسے کسی خاص جگہ پر کام کرنے سے روکا نہ جائے۔ تب تک اس کا فرض ہے کہ وہ کام کرتا جائے جیسے کوئی کہے کہ میں ہر وقت عبادت کروں گا۔ تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ بعض وقتوں پر عبادت کرنا منع ہے

اسی طرح کوئی ہمیشہ روزہ رکھے۔ تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ رسول کریم نے ہمیشہ روزہ رکھنے سے روکدیا۔ مگر مومن کی یہی خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت عبادت کرے اور ہر روز روزہ رکھے۔ آگے خدا تعالیٰ خاص وقتوں میں روکدے۔ تو یہ علیحدہ بات ہے۔ اسی طرح ایک مومن کہ جس کو خلیفہ یا امام خدا تعالیٰ کی طرف سے کہے کہ فلاں کام میں تم نے دخل نہیں دینا۔ تو اس سے اُسے رُک جانا چاہیئے۔ لیکن وہ کام جن سے اُسے نہ روکا جائے۔ ان میں اسی طرح اور اسی جوش سے لگا رہے۔ جس طرح اور جس جوش سے وہ اپنے کام کرتا ہے۔

حقیقی مومن

اس مقام سے جو شخص نیچے ہے۔ وہ شخص خطرے سے خالی نہیں۔ اور درحقیقت وہ دیندار نہیں ؏

حقیقی مومن وہی ہے۔ جو دین کے کام اپنے کام سمجھ کر کرتا ہے۔ ہاں وہ ان کاموں کے لئے مشورہ لے سکتا ہے۔ جب کام کے خراب ہونے کا خطرہ ہو۔ تو ایسے وقت میں وہ انتظام کی درستی کے لئے دوسروں سے مشورہ تو لے سکتا ہے۔ تاکہ زیادہ عمدگی سے کام کر سکے۔ لیکن یہ نہیں کہ وہ بیٹھا رہے۔ اور دوسروں کے مشورہ دینے اور یاد دلانے کی انتظار کرتا رہے۔ ایسا شخص جو دوسروں کے یاد دلانے کا محتاج ہو۔ اس سے ہرگز یہ اُمید نہیں ہو سکتی کہ وہ ذمہ واری کو اُٹھا سکے۔ اور کوئی کام کر سکیگا۔

زندگی کا اعتبار نہیں

جب وہ لوگ بھی جو لمبی زندگی کے مستحق تھے۔ وہ بھی زندہ نہ رہے۔ تو اور کون ہے۔ جو یہ خیال کر سکے کہ اسے لمبی عمر مل جائیگی۔ اور اگر ابھی تک اس نے کچھ نہیں کیا۔ تو پھر کریگا۔ سب سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک وجود تھا۔ جو ہمیشہ زندہ رہنے کا مستحق تھا۔ اور یہ کوئی آج مثال کے طور پر بات نہیں بیان کی جا رہی۔ بلکہ صحابہ کا بھی یہی خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ہمیشہ رکھنے کے قابل ہے۔ مگر آپ بھی فوت ہو گئے۔ پھر ہمارے زمانہ میں اگر کوئی شخص اِس لائق تھا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ تو وہ حضرت مسیح موعود کا وجود تھا۔ گو بظاہر ابھی ضرورت تھی کہ ظاہر میں بھی دجال کو قتل کریں۔ اور صلیبی فتنہ کو ظاہر میں بھی پاش پاش کریں۔ لیکن وہ بھی دنیا سے چلے گئے۔ اگر لمبی عمر ہی حضرت صاحب کو دی جاتی۔ تب بھی عیسائیت کا فتنہ ظاہر میں بھی پاش پاش ہو جاتا کیونکہ دنیا میں ایسے لوگ ہوئے ہیں۔ جن کی عمریں دو سو سال سے اُوپر ہوئی۔ اور تاریخی انسانوں کی عمریں ایک سو اسی برس تک کی ثابت ہیں۔ اس لحاظ سے اگر آپ کو سو سال اور زندہ رکھا جاتا۔ تو یہ فتنے ظاہر میں بھی فرو ہو جاتے۔ کیونکہ جو آپ کی پیشگوئیاں ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی فتنہ سو سال کے اندر اندر پاش پاش ہو جائیگا چنانچہ آپ نے لکھا ہے کہ تیسری نسل کے آنے تک مسیحیت کا فتنہ پاش پاش ہو جائیگا۔ اور تین نسلوں کے لئے ایک سو سال کا عرصہ لگتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر حضرت مسیح موعود ایک سو سال اور زندگی پاتے۔ تو یہ فتنہ پاش پاش ہوتا۔ پھر ان کے بعد جس شخص کے ذمہ بوجھ رکھا گیا۔ اُسنے بھی وہ بوجھ اُٹھایا۔ اور نہایت عمدگی سے نباہا۔ اس نے ثابت کر دیا کہ وہ اہل ترین تھا بوجھ کے اُٹھانے کے لئے اور وہ عالم ترین تھا جماعت میں سے۔ اور حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے میں سب سے پہلے تھا۔ مگر وہ بھی جماعت کو پُورے طور پر نشوونما پاتے ہوئے نہ دیکھ سکا۔ اور اس عمر میں فوت ہو گیا کہ جس عمر کے کئی لوگ اس کے بعد زندہ رہے۔ تو جب ہمیشہ رہنے اور لمبی عمریں پانے کا استحقاق رکھنے والے فوت ہو جاتے ہیں۔ تو دوسرے لوگوں کی زندگیوں کا کیا اعتبار ہے۔ جو مستحق نہیں ہیں۔ اور اگر پہلے لوگوں کے اٹھنے کے بعد ایسے لوگ نہ ہوں۔ جو سلسلہ کا بوجھ اُٹھائیں تو کس قدر دُکھ کی بات ہے ؏

کیسے لوگوں کی ضرورت ہے

بس ہماری جماعت اس وقت ترقی کر سکتی ہے جب ایسے لوگ تیار ہوں۔ جو قطعاً کسی مشکل اور تکلیف کی پرواہ نہ کرنے والے ہوں۔ اور نہ وہ اس بات کی پرواہ کرنے والے ہوں کہ کوئی انہیں یاد دلائے۔ بلکہ وہ ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور پھر بیرونی دشمن کے مقابلہ میں خطرناک سے خطرناک قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر میں نے بتایا ہے کہ یہ بات ہماری جماعت میں ابھی بہت کم ہے۔

بے شک اخلاص والے نظر آتے ہیں مگر وہ نہیں نظر آتے۔ جن کا اخلاص اس مقام پر پہنچ گیا ہو کہ جو خطرناک قربانیوں کے لئے تیار رہوں۔ اور کسی کی یاد دہانی کے محتاج نہ ہوں۔ کیونکہ خالی ایمان اور خالی اخلاص ترقی کا موجب نہیں ہوتا۔ پس جب تک ایسے مخلص نہ ہوں۔ تب تک ہماری جماعت کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اور وہ ہر وقت خطرہ میں ہے ؏

جماعت احمدیہ کو انتظام اور قربانیوں کی ضرورت

بعض قومیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان کا کوئی محافظ نہ بھی ہو۔ تب بھی وہ گرتی پڑتی دُنیا میں قائم رہتی ہیں۔ اور مٹتی نہیں۔ ایسی قوموں کے افراد کروڑوں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ جن کا مِٹانا مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً ہندو ہیں۔ وہ کئی کروڑ کی تعداد میں ہیں۔ اسی طرح عیسائی ہیں۔ پھر مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کا کوئی امام نہ تھا۔ وہ کسی کی اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتے تھے۔ مگر پھر بھی وہ قائم ہے۔ مگر تمہاری تعداد جو ہے۔ اس کے لحاظ سے تو تم بغیر کسی زبردست انتظام اور زبردست قربانیوں کے دس سال بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ اگر زبردست انتظام نہ ہوگا۔ اور زبردست قربانیاں نہ ہونگی۔ تو پھر دو ہی صورتیں ہونگی۔ یا تو تم غم وغصہ میں کُڑھ کُڑھ کر مر جاؤ گے۔ یا پھر احمدیت کا نام اپنے اُوپر سے ہٹا دو گے۔ اور دوسروں میں شامل ہو جاؤ گے ؏

خطرناک مستقبل

کیا اس بات کا خیال کر کے تمہارے اندر درد نہیں پیدا ہوتا۔ تم اپنی موجودہ حالت کو نہیں دیکھتے۔ اور تم

نہیں جانتے کہ تمہاری کیا حالت ہے۔ اور تمہارا کیسا مستقبل ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ تم بہت کام کر رہے ہو۔ حالانکہ تم کچھ نہیں کر رہے۔ وہ اور ہی ذرائع ہیں۔ جن سے کام ہو رہا ہے۔ اور تم ان ذرائع اور ان ہاتھوں کو نہیں جانتے۔ جو اصل میں کام کر رہے ہیں۔ ان ذرائع کو جو کام کر رہے ہیں۔ اگر کھینچ لیا جائے۔ تو تم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اور تمہارا مستقبل نہایت ہی خطرناک و تاریک ہے۔ دیکھو باقی قومیں تو اپنا نام چھپا کر یا تبدیل کر کے بھی قائم رہ سکتی ہیں لیکن تم اپنا نام تبدیل کر کے قائم نہیں رہ سکتے آریہ لوگ تھے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ ان کی ہستی خطرہ میں ہے۔ تو انھوں نے اپنا نام چھوڑ کر ہندو نام اختیار کر لیا۔ مگر تم بتاؤ کہ تم اپنی زیست کے لئے کیا انتظام کرو گے۔ آریوں نے تو کہہ دیا کہ ہم آریہ نہیں۔ کیا تم بھی کہہ سکتے ہو کہ ہم احمدی نہیں۔ جس وقت تم احمدیت سے انکار کرو گے۔ اسی وقت تمہارا خدا سے جو تھوڑا بہت تعلق ہے۔ قطع ہو جائیگا۔ اور تم اس طرح ہو جاؤ گے۔ جیسے سمندر میں اڑتا ہوا پتہ۔ یا اس شخص کی طرح ہو جاؤ گے۔ جو ایک اعلیٰ مقام سے گر کر تحت الثریٰ میں چلا جائے۔ کیونکہ تمہاری اغراض تو تمہارے نام کے اندر ہی پوشیدہ ہیں۔ اس کو چھوڑ کر تم کس طرح کامیاب ہو سکتے ہو۔ آریہ خواہ اپنے آپ کو آریہ نہ بھی کہیں۔ تب بھی قائم رہ سکتے ہیں۔ اور وہ اپنے نام کی تبدیلیوں سے اپنے آپ کو بچا سکتے ہیں۔ لیکن تم نہیں بچا سکتے بس ذرا تو اس بات کو سوچو۔ کہ آخر تم کس بات پر مطمئن ہو۔ جب تک تم میں سے ہر شخص اپنے ذاتی آرام اور ذاتی فوائد کو قربان نہ کرے۔ تب تک تم کسی طرح بھی محفوظ نہیں ہو سکتے۔ اور جب تک اس قسم کے وجود تیار نہ ہوں۔ جن کے اطوار و عادات سلسلہ کے مطابق ہوں۔ تب تک تم ترقی نہیں کر سکتے پس اس وقت کو پہچانو۔ اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو تم اپنے اندر اس روح کو پیدا کرو کہ جس سے خدا کے فضل کے مستحق ہو جائیں۔ خدا اس وقت اپنے فضلوں کو کھینچ لیتا ہے۔ جب اسکے بندے اُن فضلوں سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ وہ ایک زمانہ تک مہلت دیتا ہے کہ یہ بندے خود کچھ کریں۔ تب میں فضل کروں لیکن جب انسان کچھ نہ کرے۔ تو خدا کے فضل سے محروم ہو جاتا ہے۔

منذر خوابیں مینے پچھلے دنوں میں منذر خوابیں دیکھی ہیں۔ جنمیں بتایا گیا ہے کہ آیندہ جماعت پر کچھ ابتلا آنے والے ہیں۔ افسوس ہے کہ میں مثالوں کے ساتھ اس مضمون کو واضح نہیں کر سکتا۔ ورنہ تمہیں بتا دوں کہ تم میں قربانی کا وہ مادہ نہیں جس کی ضرورت ہے۔ پس خدا کے فضلوں کے چھینے جانے سے اپنی حفاظت کرو۔ اور یاد رکھو۔ جو شخص سلسلہ کی حفاظت کرتا ہے۔ خدا اس کا محافظ ہو جاتا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے خدا کے تازہ انعامات کے مستحق بنیں۔ نہ یہ کہ پہلے انعاموں کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھیں۔ اور کبھی اس کی ناراضگی کے موجب نہ ہوں۔ بلکہ ہمیشہ اس کے فضلوں کے وارث بنیں۔ (نوشتہ ظفر اسلام)

کارخانہ پیسہ اخبار کی ۲ دو دلچسپ کتابیں

یہ کارخانہ مفید عام اور دلچسپ کتب کے شایع کرنے میں مشہور ہے حال میں دو نئی کتابیں اس کارخانہ نے شائع کی ہیں ایک کا نام **تاریخ انگورہ** ہے۔ جسمیں سلطنت اناطولیہ (انگورہ) کے عام حالات اور انگورہ۔ تھریس۔ ایڈریانوپل۔ سمرنا وغیرہ اہم تاریخی علاقوں اور شہروں کے مفصل حالات کے علاوہ ۲۰ بیس بہادران انگورہ و ترکان احرار کے جنمیں مصطفےٰ کمال پاشا خالدہ خانم اور فاطمہ خانم بھی ہیں۔ جذبات ملیہ۔ سوانحات عمر اور ان فدایان ملک کے سربکف اسلامی و ملکی کارناموں کا ذکر ہے حجم پونے تین سو صفحہ قیمت عہ + رہنمائے کشمیر۔ کشمیر کی سیر و سیاحت۔ کشمیر کے اندرونی و بیرونی حالات۔ سفر کے اخراجات۔ نظاروں اور مرغزاروں کی کیفیت اور قابل دید مقامات و سیرگاہوں کے علاوہ کشمیر کے تاریخی و تمدنی سب قسم کے دلچسپ حالات دکوائف درج ہیں۔ حال ہی میں اس کا دوسرا ایڈیشن بہت سے اضافہ اور ترمیم کے بعد چھپا ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ۔ قیمت عہ

ہندو مذہب میں گوشت خوری

تمہید ۱۹ اگست ۱۹۲۳ء کے پرکاش میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جو کہ ڈاکٹر جوالا پرشاد چتروید ی منتری آریہ سماج امروہہ ضلع مراد آباد نے عبد الغفور صاحب سابق دھرم پال حال غازی محمود دھرم پال کے ایک اشتہار کے جواب میں لکھا ہے مسٹر دھرم پال نے تو از روئے تعلیم وید گائے کی قربانی کو جائز قرار دیا ہے۔ اور چترویدی ڈاکٹر صاحب نے اس کے جواب میں گاؤ کشی ہتیا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ گئو ماتا کا بچاؤ کرتے کرتے چترویدی جی نے وید کی حقیقت ظاہر کر دی ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس پوشیدہ خزانہ میں سے ۲ دو ایسے منتر پیش کئے ہیں۔ جو خلاف واقعہ ہونے کی وجہ سے وید کے غیر الہامی ہونے کی دلیل ہیں۔ ان ۲ دو منتروں میں سے ایک منتر معہ ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

وید اور گئو ہتیا کی سزا

यावृहतं मन्य
मांसी माच या
[illegible] नपाम् । अप्यस्य पतान पौलाश्च
माच यते ब्रह्स्पात:॥

ترجمہ۔ جو آدمی گائے کو فضول جان کر گھر میں کھانے کے لئے پکاتا ہے۔ برہسپتی بھگوان (اللہ اکبر) اس کے بیٹوں اور پوتوں کو گداگر بنا دیتا ہے۔

آؤ ہم تاریخ عالم کو دیکھیں کہ کیا وید مقدس واقعی یہ سچ کہہ رہے ہیں یا بالکل غلط۔ پچھلے زمانہ کے واقعات تو شاید اس قدر قابل اعتبار نہ سمجھے جائیں۔ اسلئے موجودہ زمانہ میں ہی دیکھ لینا چاہیئے کہ وہ [illegible] جو روزانہ کئی کئی گائیں ذبح کرتے ہیں اور وہ [illegible] جن کے ہاں گائے کا گوشت پکتا ہے۔ ان کے [illegible] گداگر ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہوتے ہیں۔ تو [illegible] اور اگر نہیں ہوتے۔ تو وید مقدس جسمیں لکھا ہے۔ خلاف واقعہ بات بیان کرنے والی کتاب ہے [illegible] وجہ

الہامی نہیں۔ اور الہامی تو در کنار سچی بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض قصاب پشت ہا پشت سے قصاب ہی چلے آرہے ہیں۔ اور اگر وہ پہلے کئی دن کے بعد ایک گائے ذبح کرتے تھے۔ تو اب کئی کئی گائیں روزانہ ذبح کرتے ہیں۔ لیکن وہ بجائے گداگر بننے کے زیادہ امیر بن گئے ہیں۔ اور یہ بات تو کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ کہ جو شخص قصاب ہو اس کے بیٹے پوتے اپنے باپ کے قصاب ہونے کی وجہ سے گداگر ہو گئے ہوں۔ بلکہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اگر ایک قصاب کم امیر ہو۔ اور اس کے بیٹے پوتے بھی کام کو وسیع کریں۔ تو وہ اپنے باپ سے زیادہ امیر ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کسی قصاب کو یا اس کے بیٹے پوتوں کو کمسریٹ کا ٹھیکہ مل جائے۔ تو ان کی پشتوں کے لئے دولت اور مال جمع ہو جاتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وید مقدس سچی کتاب نہیں ہے۔ اور جس مذہب کی بنیاد ایسی کتاب پر ہو۔ وہ بھی سچائی سے دور ہے ؛

گائے کی پرستش

اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ہندو اصل حقیقت سے غافل ہو کر گئو پوجا میں لگ گئے۔ اسلئے اب وہ اپنے معبود کو مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہاتھوں سے بچانے کے لئے طرح طرح کی باتیں بناتے رہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ دیکھو گائے دودھ دیتی ہے۔ اسلئے اس کی قربانی نہیں کرنی چاہیئے۔ کبھی کہتے ہیں۔ گائے کے بیلوں سے کھیتی باڑی کا کام چلتا ہے اسلئے اس کا ماس کھانا حرام ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں دودھ کی وجہ سے اگر اس کا گوشت حرام قرار دیا جائے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اور دودھ دینے والے جانوروں کے لئے ہندوؤں میں وہ ہمدردی نہیں جو گائے کے لئے ہے۔ حالانکہ بھینس گائے سے بہت زیادہ دودھ دیتی ہے ؛

لطیفہ

ہندوؤں میں بقول سوامی دیانند زمین بیل کے سر پر کھڑی ہے۔ جس کا مطلب غالباً یہی ہے۔ کہ ہندوستان کی زمین بیلوں کے ذریعہ کاشت کی جاتی ہے۔ اور بیل کی مادہ گائے کے ذریعہ دودھ میسر آتا ہے۔ جو ایک گوشت کھانے والے کے لئے جسمانی طاقت کی ترقی اور قیام کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے غالباً ہندوؤں نے اس جانور کی حفاظت کے لئے تاکیدی حکم دئے۔ جس کا نتیجہ آج ہندوؤں میں اس کی پوجا ہے مگر زمانہ حال کے موجدوں نے بھی کمال کر دیا ہے انہوں نے وہ مشینیں اور آلات ایجاد کر لئے ہیں کہ جن سے دنیا میں بیل کی ضرورت بالکل نہ رہے اور حال ہی میں فورڈ کار کے موجد نے ایک مشین ایجاد کی ہے جس سے گئو ماتا کی بھی ضرورت نہ رہیگی ؛

مصنوعی گائے

امریکہ کے ارب پتی مسٹر فورڈ موٹر کار کے کارخانہ دار نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ عنقریب دنیا کے سامنے ایک ایسی گائے پیش کرینگے۔ جو قدرتی گائے کی طرح زمین سے اگا ہوا دانہ چارہ کھا کر دودھ دیگی۔ مصنوعی گائے کے دودھ میں یہ خوبی ہوگی۔ کہ اس میں قدرتی گائے کے دودھ کی طرح دق کے جراثیم نہ ہونگے۔ مسٹر فورڈ کا بیان ہے کہ میری مصنوعی گائے کے بعد دنیا کو قدرتی گائے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ جس طرح فورڈ موٹر نے گھوڑوں کی ضرورت باقی نہیں رکھی اسی طرح مصنوعی گائے کے بعد قدرتی گائے بیکار ہو جائیگی ‘‘ (وردیش مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۲۳ء)

کیا یہ گپ ہے

بظاہر مصنوعی گائے کی ایجاد ایک امر محال معلوم ہوتا ہے لیکن ذرا تدبر سے کام لیں۔ اور امریکہ اور یورپ کے صناعوں کی دوسری صنعتوں کو بھی مدنظر رکھیں جو کبھی انسانوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں۔ اور وید کے جاننے والے مہرشی سوامی دیانند بھی ان کی حقیقت سے بے خبر گذر گئے۔ تو مصنوعی گائے کی ایجاد کچھ مشکل نہیں معلوم ہوتی۔ خصوصاً جب ہم یہ جانتے ہیں کہ گائے ایک قدرتی مشین ہے۔ جس میں قدرت کا پیدا کیا ہوا گھاس اور دانہ پانی ایک کیمیاوی ترکیب کے ذریعہ دودھ بنتا ہے۔ تو دل یہ بات تسلیم کر لیتا ہے کہ مصنوعی گائے کا پیدا کیا جانا ممکن ہے مثلاً اگر ایک گائے کا مجسمہ طیار کیا جائے اور اس کے اندر ایسی مشین لگائی جائے۔ جو گھاس وغیرہ میں سے دودھ کے اجزا کو الگ کر دے۔ یا بعض مصالحوں اور گھاس کو باہمی ملا کر ایسی گردش دی جائے کہ ان کا مرکب کیمیاوی دودھ بن جائے اور مصنوعی گائے کے ربڑ کے بنائے ہوئے تھنوں میں سے دھار بن کر نکل آئے۔ تو کچھ تعجب نہیں ہے ؛

گوشت خوروں کا علم و عقل

اگرچہ اہل یورپ امریکہ کی پہلی ایجادوں نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ گوشت خوروں کا علم و عقل بہت بڑھا ہوا ہے۔ اور ان کی طاقت بھی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور ان کی عمریں بھی بہت بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ اور یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے کہ گوشت خوروں کے دماغ خراب ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ ان کی صحت خراب ہوتی ہے۔ اور ان کی عمریں کم ہوتی ہیں لیکن اگر یہ مصنوعی گائے ایجاد ہو گئی۔ تو پھر تو ماننا پڑیگا کہ گوشت خور اتنے بڑے صناع ہیں کہ انہوں نے ہندوؤں کا دیوتا بھی ایجاد کر لیا۔ اور انہوں نے تمام ہندو قوم کو گائے کی پرستش سے نجات دلا دی۔ اور ہندوستان کو ذبح بقر کے باعث آئے دن کے جھگڑوں سے نجات دلا دی ؛

گوشت خوری کے جواز پر ایک زبردست دلیل

اگر واقعی گوشت خوری خصوصاً گائے کا گوشت کھانا ایسا ہی پاپ ہو جیسا کہ ہندوؤں نے مشہور کر رکھا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ گوشت خور جو اس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور قدرت کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ وہ اس پاپ کا خمیازہ اٹھانے سے بچ رہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ جو بحیثیت مجموعی گوشت خور ہیں۔ طاقت، علم، عقل، صنعت میں تمام دنیا کی قوموں سے اسوقت ممتاز ہیں۔ اور ان کی صحت جسمانی بہت اعلےٰ ہے۔ اور ان کی عمریں دراز ہیں۔ اور ان کی نسل زیادہ ترقی کرتی ہے۔ وہ ایجادیں جو بقول ہندو صاحبان الہامی طور پر وید میں بیان کی گئی تھیں۔ ان سے ہزاروں درجہ بڑھ کر ان کی دماغی طاقتوں نے کام کر دکھایا۔ جو اس امر کی بین دلیل ہے کہ گوشت خوری ہرگز گناہ نہیں۔ اگر اسے روحانی ترقی کا مانع

میدانِ ارتداد میں احمدی مبلغین کی جدوجہد

راجا تروا کا حقہ پانی بند

ملک عطا محمد صاحب احمدی مبلغ ضلع فرخ آباد سے اپنی تازہ رپورٹ میں اطلاع دیتے ہیں۔ سنا گیا ہے راجا تروا کا حقہ پانی ممنوع بین ہند ہو گیا ہے۔ اور جن پنڈتوں نے بجے سنگھ پور میں کھانا کھایا۔ ان سے وہ دیہات چھوٹ گئے ہیں۔ جن سے ان کو کچھ آمدنی ہوتی تھی۔

آریوں کی بحث میں بے بسی

مولوی محمد حسین صاحب قادیانی مبلغ ضلع ایٹہ لکھتے ہیں۔ ایک آریہ پنڈت مسمی گنگا رام سے مختلف باتوں پر بحث ہوتی رہی۔ آخر پنڈت صاحب ٹال کر چلے گئے۔ بعد اس کے ایک دوکاندار پنڈت جگل کشور آریہ سے گوشت خوری پر بحث ہوئی۔ آخر بحث میں تنگ آ کر وہ کہنے لگا۔ کہ آپ لیکچرار مولوی ہیں۔ مجھ کو اتنا مادہ نہیں۔ اس پر چند مسلمانوں نے کہا۔ کہ ہمارے ساتھ جب باتیں کرتے ہو۔ تب تو مادہ ہوتا ہے۔ اب وہ مادہ کہاں چلا گیا اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔ اور لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔

شدھی کی آہنی تاریں

ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ ملکانے برضامندی اور خوشی سے اشدھ نہیں ہوتے۔ ہندو بنیوں نے پہلے تو ان کو قرضوں میں جکڑا۔ اور پھر ان کی جائدادوں کی قرقی کرائی۔ اور جب وہ قلاش ہو گئے۔ تب ان کے سامنے شدھی کی پھانسی پیش کر دی۔ اگر کسی ذریعہ سے ان کی آہنی تاروں کو ملکانوں کے سامنے سے ہٹا دیا جائے۔ تو مذہبی خودکشی کے لئے کوئی ملکانہ تیار نہیں ہو سکتا چنانچہ اس حقیقت کی تائید میں یہ واقعہ پیش کیا جاتا ہے بیر پور ضلع فرخ آباد کے متعلق ڈاکٹر نور الدین صاحب لکھتے ہیں:۔

صاحب خاں اور اس کے حقیقی بھائی ایوب خاں اور حاکم خاں پر ملتان (سنگھ) علاؤ لپوری نے ڈگری کرا دی تھی۔ اور نیلام کی تاریخ ۲۷ اگست ۲۳ء مقرر تھی۔ منصف (جناب اصغر علی خانصاحب) میں فرخ صاحب تینوں بھائیوں کو لے کر فتح گڑھ میں گئے میں نے بھی ان کی سفارش کی تا یہ شدھی سے بچ جائیں۔ اب ان کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ تین ماہ جہت نیلامی میں مل گئی ہے۔ انہوں نے آتے ہی اپنے گاؤں سے پنڈت اور ٹھاکر کو اٹھا دیا۔

قبول اسلام

ایک ملکانہ راجپوت مسمی موتی رام ولد بھوگی رام ساکن موضع کھرٹوائی ضلع آگرہ جناب چودہری فتح محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ امیر احمدی وفد المجاہدین قادیان آگرہ کے ہاتھ پر دوبارہ مشرف باسلام ہوا۔ چونکہ وہ بیمار ہے۔ اس لئے اس نے یہ تحریر لکھدی ہے۔ کہ اگر میں مر جاؤں۔ تو میری تجہیز و تکفین مسلمان کریں۔ شدھی والوں کو مجھے جلانے کا کوئی حق نہیں۔ اس شخص کو ٹھاکر تاج خاں صاحب کھرٹوائی (جہاں ہمارے مبلغین پانچ ماہ سے کام کر رہے ہیں) اپنے ہمراہ لائے۔

راوارٹی میں مسجد کی تعمیر

راوارٹی ضلع ایٹہ میں ایک متوسط درجہ کا گاؤں ہے۔ جس میں پچاس گھر مسلمان راجپوتوں کے ہیں۔ جن میں تین بڑے زمیندار ہیں یعنی جناب دولت شیر خاں صاحب۔ جناب یعقوب علی خاں صاحب۔ اور جناب نبی حسن خاں صاحب۔ اس گاؤں میں قریباً تین صد سال سے اسلام آیا ہے مگر افسوس ہے۔ کہ اب تک یہاں کوئی مسجد نہیں تھی۔ اس کمی کو معزز مسلمان راجپوت بھی محسوس کرتے تھے۔ لیکن جب فتنہ ارتداد شروع ہوا۔ اور جماعت احمدیہ قادیان کے مبلغین اس گاؤں میں بھی پہنچے۔ اور گاؤں کے معززین سے مل کر اشاعت و حفاظت اسلام کے کام میں مصروف ہو گئے۔ تو اسی سلسلہ میں مسجد کی تعمیر کی تجویز بھی پختہ ہو گئی۔ اور چودہری صاحب عبدالرحیم صاحب نے اپنے زیر نگرانی مسجد کی تعمیر کا کام شروع کرا دیا۔ مبلغ ایک صد روپیہ بطور چندہ جماعت احمدیہ کے مرکز (قادیان) کیطرف سے مسجد فنڈ میں دیا گیا۔ اور قریباً ساڑھے ۳۵ روپیہ جناب دولت شیر خاں صاحب نے اپنے پاس سے جمع کیا۔ چودہری عبدالرحیم صاحب کے بعد ملک نورالدین صاحب نقشہ نویس نے جو چودہری صاحب کی بجائے کام کرتے ہیں۔ مسجد کا کام مکمل کرایا۔ مستری محمد عیسٰے صاحب ساکن زیرہ۔ اور مستری برہان الدین صاحب احمدی راولپنڈی نے جو علاقہ ارتداد میں خدمت دین کے لئے آئے تھے۔ مسجد کی تعمیر کا کام کیا۔ مسجد جس کا اندرونی حصہ ۸×۱۸ فٹ ہے۔ اور جس میں تیس آدمیوں کی گنجائش ہے۔ مکمل ہو گئی ہے۔ صرف بیرونی چہار دیواری اور پلستر باقی ہے۔ جس کی تکمیل کا ذمہ دولت شیر خاں صاحب نے لیا ہے۔ آپ مسجد کے لئے ایک کنواں بھی بنا رہے ہیں۔

مرتدین کا مسلمانوں سے کھان پان

۲۷ اگست کو نوگاؤں میں ایک میلہ تھا۔ جس میں مسلمان چھونو کے رشتہ دار و دیگر دیہات کے بعض مرتدین بھی آئے تھے۔ ان لوگوں نے مسلمانوں کے ہاتھ کا پکا ہوا قدیم طریق پر کھانا کھایا۔

شہر بھرت پور میں ارتداد کا طوفان

احمدی مبلغین کو تو بھرت پور سے نکال دیا گیا۔ جو ارتداد کا انسداد کرنے کے لئے وہاں گئے تھے۔ مگر مسلمان بدستور مرتد بنائے جا رہے ہیں۔ اور خاص دارالریاست بھرت پور میں یہ طوفان برپا ہے۔ ۲۹ اگست ۱۹۲۳ء کو عقب کوتوالی شہر بھرت پور کی ایک دہرم سالہ میں ایک شخص کندن معہ برادران مرتد کئے گئے بعض ہندو عہدیداران ریاست بھی وہاں موجود تھے۔

خاکسار رحیم محمد خاں۔ احمدیہ دارالتبلیغ آگرہ

اشتہارات

ہرایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

پراسپکٹس متعلق آبادی برائے جماعت احمدیہ

اراضی مواضعات ریاست کاشی پور ضلع نینی تال (یوپی)

ضروری ہدایات

۱۔ ہر ایک خواہشمند اراضی مواضعات ریاست کاشی پور کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنی درخواست معہ پورا پتہ و حالات خاندانی مختار عام (مواضعات کاشی پور) بمقام لدھیانہ ارسال کرے۔

۲۔ درخواست کے ہمراہ عہ بحساب فی مربعہ فیس داخلہ آنی چاہیئے۔ بدون وصولی فیس داخلہ کسی درخواست پر غور نہ کیا جائیگا۔

۳۔ درخواست کنندہ یہ تشریح کرے کہ وہ خود کاشت کریگا۔ یا اپنے ملازمان کارندوں کے ذریعہ کاشت کرائیگا۔ بصورت منظوری درخواست کے سائل کو اطلاع دیجائیگی۔ جس کے موصول ہونے پر سائل کو مبلغ یکصد روپیہ فی مربعہ نہری زمین کیلئے اور پچاس روپیہ فی مربعہ بارانی چاہی زمین کیلئے بطور نذرانہ ادا کرنا ہوگا۔ بعد وصول ہونے نذرانہ مندرجہ بالا کے جسقدر جلد ممکن ہوگا باضابطہ دخل اراضی دیدیا جائیگا۔

شرائط جنکا ہر ایک آبادکار کو پابند ہونا ہوگا

۱۔ بعد حاصل کرنے دخل اراضی کے ایک سال تک لگان معاف ہوگا۔ سال دوم میں لگان بشرح ۸ر فی بیگہ خام اور سال سوئم میں بشرح ۱۲ر فی بیگہ خام بلا عذر کسی وجہ ارضی و سماوی و عدم پیداواری ادا کرنا ہوگا۔ شرح لگان میں کبھی اضافہ نہ ہوگا۔ بجز اس صورت کے کہ بندوبست گورنمنٹ سرکاری میں مواضعات کی مالگذاری میں اضافہ ہوجائے۔ اقساط لگان حسب رواج تحصیل کاشی پور ادا کرنی ضروری ہوں گی۔ جو اراضیات نہری ہیں انکا آبیانہ بذمہ آبادکاران ہوگا۔

۲۔ اراضی کے غیر مزروعہ ہونیکا عذر کسی وقت میں بھی قابل سماعت نہ ہوگا۔

۳۔ یوم مزروعہ اراضی سے حق دخیلکاری سے حاصل رہیگا۔ جو نسلاً بعد نسلاً رہیگا۔

۴۔ اگر دخیلکاران میں سے کوئی دخیلکار فوت ہوجائے تو اس کا اراضی کاشت وغیرہ کا مالک وارث جائز ہے جسکو حق پہنچتا ہی ہوگا۔ در صورت نہ ہونے کسی وارث جائز کے اس کے مال متروکہ و کاشت وغیرہ و فصل استادہ وغیرہ کی مالک ریاست ہوگی۔

۵۔ اراضی مقبوضہ اپنی کو آبادکاران آپس میں رہن کرسکتے ہیں۔

۶۔ رقبہ برائے آبادی و چرائی مویشی و گوردوارہ و مسجد کے بحساب فی مربعہ تقریباً ۸ بیگہ خام اراضی معافی دی جائیگی۔

۷۔ جو دخیلکار دخل حاصل کرنیکے بعد دو سال تک کچھ بھی رقبہ آباد نہ کریگا۔ اسے بے دخل کردیا جائیگا۔ اور نذرانہ داشدہ کسی حالت میں واپس نہ دیا جائیگا۔ یا اگر کوئی دخیلکار کچھ عرصہ تک اراضی سے فائدہ اٹھاکر چلا جائیگا یا زمین کو غیر کاشت چھوڑدیگا۔ تو اسکو کافی ہرجانہ ادا کرنا ہوگا جسکی مقدار کم از کم یکصد روپیہ فی آبادکار ہوگی۔ اور اس امر کا ایک اقرار نامہ ریاست کو لکھکر دینا ہوگا۔

۸۔ جو اہلکار ریاست گاؤں میں جایا کریگا اسکا خرچ خوراک گاؤں متعلقہ اراضی کے ذمہ ہوگا۔

۹۔ ہر سو بیگہ خام اراضی پر تیس مویشی بیل بھینس گائے وغیرہ متعلقہ کاشت کی چرائی معاف ہوگی۔ اگر ان تیس راس مویشیوں میں سے زائد مویشی رکھے جائینگے تو حسب رواج ریاست کو چرائی ادا کیجائیگی۔

۱۰۔ اگر تیس راس مویشی متعلقہ کاشت میں سے دودھ فروخت کیا جاویگا۔ یا تجارت کی جاویگی۔ تو اس کی چرائی بھی حسب شرائط ریاست ادا کرنی ہوگی۔ اگر خاص حالتوں میں دودھ یا مویشی فروخت کئے جائینگے۔ تو تجارت میں شمار نہ ہوں گے۔

۱۱۔ چاہ و مکان پختہ جہاں موقع مناسب ہو اندر حدود آبادی اپنے اختیار و اپنے صرفہ سے بنا سکتے ہیں۔ البتہ خانہ جوتوں کیواسطے سردست تمام۔ بل کنڑ و بنڈ بولا اگر اندر علاقہ ریاست کاشی پور ہوگا۔ تو بعد حصول اجازت تحریری ریاست کے جنگل سے بلا ادائیگی محصول لاسکتے ہیں۔ سوختہ صرف سربوجھی معاف رہیگا۔ آلات کشاورزی کیواسطے مناسب تعداد میں لکڑی بشرط موجود ہونے علاقہ مذکور میں بذریعہ اجازت تحریری دی جاسکتی ہے۔

۱۲۔ جو درختان پھلدار یا غیر پھلدار یا باغ آبادکاران خود نصب کرینگے۔ تو ان کا پھل اور لکڑی اپنے کام میں بھی لاسکتے ہیں۔ اور فروخت بھی کرسکتے ہیں۔ اور جسقدر اراضی میں باغ یا درخت پھلدار یا غیر پھلدار آبادکار نصب کریں گے۔ تو اس کا لگان بھی مثل اراضی مزروعہ بشرح صدر ادا کرنا ہوگا۔ اگر کوئی دخیلکار وقت مقررہ پر لگان ادا نہ کریگا تو بے دخل کردیا جاویگا۔ اور گذشتہ لگان اس سے وصول کیا جائیگا۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا شرائط موضع چتگیپور و برکھیڑا راجپوت و بابر کھیڑا و ہلدوہا سا ہو کے لئے ہیں۔ **نوٹ**:۔ فی مربعہ یک صد بیگہ خام کا ہوگا۔

ناظر امور عامہ قادیان

سکنی اراضی برائے فروخت

قریباً ایک کنال زمین سفید بلا عمارت جو مکان کے واسطے نہایت ہی موزون بر سر شارع متصل مکان سید محمد علی شاہ مرحوم محلہ گھماراں شہر قصبہ قادیان میں واقعہ ہے۔ فروخت کی جاتی ہے۔ خریداران قیمت بازار پر لے سکتے ہیں۔

المشتھر

(خان بہادر) مرزا سلطان احمد (رئیس) قادیان

اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو

حضرت مولانا نور الدین رضؓ خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت کا ہر دوست دشمن سب جانتے ہیں۔ بلاشبہ حضرت موصوف علم طب کے بادشاہ تھے۔ آپ کا یہ مجرب سرمہ ہے جسمیں موتی میرہ وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں۔ اور کارخانہ اخبار نور نے خاص قسم کی کھرل میں بڑی محنت و شوق و اہتمام سے تیار کرایا ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ پڑبال۔ ابتدائی موتیابند غرضکہ آنکھ کی جملہ بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔

تازہ شہادت:۔ جناب مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے ککروں کی شکایت تھی۔ میں نے بہت سے سرمے استعمال کئے۔ مگر آپ کے سرمہ کو سب سے بہتر پایا۔ جو عجیب الاثر اور سریع الفعل ہے میں اس مفید ترین نسخہ کے لئے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

پتہ۔ مینجر اخبار نور۔ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

اطلاع کتاب گھر:۔ میں ایک ضروری کام کیلئے حیدر آباد دکن گیا تھا۔ راستہ میں بیمار ہو گیا۔ میری بیماری کی وجہ سے احباب کی فرمائشوں کی جلد تعمیل نہیں ہو سکی اب بفضلہ آرام ہو رہا ہے نئی اور پرانی فرمائشوں کی تعمیل شروع کر دی ہے احباب اطمینان رکھیں

[illegible]

آریوں کی تردید میں ۲ دو زبردست تصانیف

نور الدین

جس میں آریوں کے قریباً دو سو اعتراضات کا جواب طبی اور فلسفی اور منطقی اور معقولی اور منقولی طور پر قرآن و حدیث اور وید و ستیارتھ پرکاش سے دیا گیا ہے۔ عرصہ سے نایاب تھی۔ اب شائع ہوئی ہے صفحات ۲۶۸۔ قیمت عہ۔ مجلد عمدہ جلد پر سنہری نام کتاب کا

تصدیق براہین احمدیہ ہر دو حصہ

آریوں کی تردید میں بہت ہی زبردست کتاب جو عرصہ تیس سال سے نایاب تھی۔ احباب اس کتاب کے دیکھنے تک کے لئے بھی ترس رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ اب عنقریب شائع ہونیوالی ہے۔ قیمت ہر دو حصہ عہ ۔ درخواستیں جلد آنی چاہییں۔

ابطال الوہیت مسیح

عیسائیوں کی تردید میں زبردست رسالہ ہے قیمت ۱؎

اہل سنت والجماعۃ و شیعہ جماعت میں عظیم الشان مناظرہ

کلمۃ الحق

جسمیں اہلسنت جماعت کی طرف سے احمدی مناظر تھے مباحثہ نہایت کامیابی سے انجام ہوا شیعہ سنی کے تمام اہم اختلافی امور پر یہ مباحثہ مشتمل ہے۔ قیمت ۸؎ ۔ آئینہ کمالات اسلام ۔ اسکی جن دوستوں کو ضرورت ہو بہت جلد اطلاع دیں کہ انکو بھیجی جائے قیمت ہے

حقیقۃ الوحی مکمل۔ پانچ روپے (صہ)

[illegible] قادیان

ہندوؤں کو مسلمان بنانے کا آسان طریق

اکثر لوگ زبانی دلائل اور مباحثات میں طاق لیکن اخلاق اور عمل میں ناکام۔ قبر و حشر میں مباحثات نہیں ہوں گے اخلاق و اعمال کا محاسبہ ہو گا۔ پس خطرہ ہے کہ سلسلہ میں باتونی لوگ بیباک نہ ہو جائیں۔ اسلئے اخلاق کی خاطر ایک ماہ کے لئے خاص رعایت بحوالہ اشتہار ہذا ہو گی۔

اخلاق محمدیؐ اسلامی اخلاق کا نقشہ۔ سچے مسلم کی زندگی کا پروگرام۔ اصل قیمت عصہ رعایتی ۱۲؎

ضرورت زمانہ حجم دو سو صفحہ۔ آریوں کے یک صد اعتراضات کا مدلل جواب عہ رعایتی ۱۲؎

تعلیم الاسلام۔ آریوں کی تردید ۱۰؎ رعایتی ۸؎

آریہ مذہب پر اعتراضات (ضمیمہ) ۴؎ " " ۳؎

مسیح موعود و علمائے زمانہ:۔ غیر احمدی علماء کے کل اعتراضات کا جواب ۱۵؎ رعایتی ۱۲؎

آریوں کو چیلنج یا معیار حق۔ بوعدہ انعام دو ہزار روپے (اسلام ہی سچا مذہب ہے)۔ قیمت ۲؎

گرو نانک کی دوسری شادی مسلمانوں کے گھر

اسلام و گرنتھ صاحب۔ اسمیں گورو جی کی مسلمان ثابت اور گرنتھ صاحب اسلام ہی کا موید ہے۔ قیمت ۴؎ رعایتی ۳؎

وفات عیسیٰ:۔ وفات مسیح از روئے قرآن احادیث و تفاسیر اناجیل ۵؎ رعایتی ۴؎

غیر مبائعین کا رد قیمت ۲؎ رعایتی ۲؎

ہسٹری آف انگلینڈ (بنگلے) اردو انٹرنس اور ایف اے کے طلباء کو از حد مفید عہ

رعایت کا پتہ:۔ تمام درخواستیں بنام

ماسٹر عبد الرحمن (مہر سنگھ) قادیان آئیں

مختصر تازہ خبریں

—— یکم ستمبر کو ۱۱ بجے دن کے ببر اکالی جتھ اور سوار پولیس و رسالہ میں جالندھر سے دس میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں میں مسلح مقابلہ ہوا۔ ببر اکالیوں نے بمب پھینکا۔ اور گولیاں چلائیں۔ رسالہ نے بھی فائر کئے۔ جس سے چار ببر اکالی مارے گئے۔ اور ایک پکڑا گیا۔

—— پائونیر لکھتا ہے۔ بولشویک ترکستان کے ارد گرد جمع ہو رہے ہیں۔

—— سہارنپور میں تین سو سے زیادہ مسلمان گرفتار ہو چکے ہیں۔

—— اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ جاپان میں زلزلہ کی وجہ سے پانچ لاکھ اشخاص زخمی اور ہلاک ہوئے۔ اور تقریباً پچاس کھرب ین (جاپانی سکہ) کا نقصان ہوا۔ ملک میں بدامنی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ شاہی خاندان کے کئی ممبر قتل کئے گئے ہیں۔

—— کلکتہ کی ایک انجمن نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۲ میل کا سالانہ مقابلہ شناوری ۹ راکتوبر کو ہوگا۔

—— عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کی طرف سے ایڈریس دکن کی خدمت میں سلطان العلوم کا لقب پیش کیا گیا ہے۔

—— خلیج ٹوکیو کے شمال مغربی کونہ پر جزیرہ نما ریزو پر زلزلہ سے ایک نیا جزیرہ برآمد ہوا ہے۔

—— جاپان کا ایک جزیرہ رشمیا زلزلہ سے غرق ہو گیا ہے۔ جس سے دس ہزار نفوس کا نقصان ہوا ہے۔

—— عمان کے ایک اخبار نے تحریک کی ہے۔ کہ خلیفہ کی شخصیت کی تعیین کرنے اور خلافت کا مرکز بنانے کے لئے مکہ میں ایک انجمن منعقد کی جائے۔ اس اخبار کی رائے ہے کہ شریف مکہ سے زیادہ خلافت کے منصب کا کوئی اہل نہیں۔

—— حافظ محمد احمد خان ایڈیٹر زمیندار نابینا اور منشی احمد دین پرنٹر زمیندار پر جو مقدمہ دائر تھا۔ اس میں مجسٹریٹ نے ایک سال کے لئے پانچ ہزار کا مچلکہ اور پانچ ہزار کی دو ضمانتیں دینے کا مطالبہ کیا۔ مگر ملزمین نے اس سے انکار کیا۔ اس بنا پر ان کو ایک ایک سال قید کی سزا دی گئی۔

—— اخبار لوکمانیہ کا نامہ نگار پونا سے لکھتا ہے یہ افواہ گرم ہے کہ مسٹر گاندھی چند روز میں رہا کر دئے جائیں گے۔

—— مسٹر جانسٹن ولسن مسٹر اوگلوی سے ریاست کا چارج لینے کے لئے نابھ پہنچ گئے ہیں۔

—— ایڈیٹر کیسری کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ ۵ ہزار کی دو ضمانتیں اور پانچ ہزار کا مچلکہ طلب کیا گیا ہے۔ بصورت دیگر ایک سال قید کی سزا دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ ۱۴ ستمبر تک مہلت دی گئی۔

—— حادثہ جاپان کے متعلق مالوی جی نے یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ پبلک جلسے منعقد کر کے چندہ فراہم کیا جائے۔

—— وائسرائے ہند نے جاپان کا امدادی فنڈ قائم کرنے کے لئے اپیل کیا ہے۔ اور خود اس میں پانچ ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔

—— رانا فیروز الدین سکرٹری پنجاب خلافت کمیٹی نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے۔ اب وہ وکالت کریں گے۔

—— جاپان میں رہنے والے ہندوستانیوں پر کیا گذری۔ اس کے متعلق گورنمنٹ ہند حالات معلوم کر رہی ہے۔ جو حالات موصول ہوں گے شائع کر دئے جائیں گے۔

—— سہارنپور کے فتنہ انگیز ہندوؤں کی امداد کیلئے لالہ لاجپت رائے نے دو ہزار روپیہ دیا ہے۔

—— خبر ہے کہ شاہجہانپور میں بھی ہندو مسلمانوں میں زبردست فساد ہوا ہے۔

—— ملاپ لکھتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ آنریبل لالہ ہرکشن لال وزیر زراعت پنجاب اپنے عہدہ سے مستعفی ہونے والے ہیں۔

—— مسٹر محمد علی۔ ڈاکٹر کچلو۔ پنڈت مالویہ کانگریس کے خاص اجلاس میں شرکت کے لئے دہلی پہنچ گئے ہیں۔

خریداران الفضل سے

حضرت آپ سے دریافت کیا گیا تھا (ملاحظہ ہو الفضل ۴ ستمبر ۱۹۲۳ء نمبر ۱۸) کہ آیندہ الفضل ۲۰×۲۶ تقطیع پر چھپا کرے۔ یا ہفتہ میں تین بار ۸ صفحے کر دیا جائے۔ جلد جلد اپنی آراء سے مطلع فرمائیں۔ بعد میں شکایت نہ ہو۔

بغداد و عراق عرب کے خریدار

آپ لوگوں کو شکایت ہے کہ الفضل اکثر نہیں پہنچتا۔ حالانکہ یہاں سے پوری احتیاط کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ اگر اخبار نہ ملے تو اپنے ڈاکخانہ کے افسر کو شکایت کریں۔ یہ شرط ہمیں منظور نہیں۔ کہ اخبار کے سب پرچے پہونچینگے تو قیمت دینگے۔ میں سب خریداروں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اخبار بھیجنا ہمارا فرض ہے اخبار پہنچانا ہمارا کام نہیں۔ ڈاکخانہ کا کام ہے جس کے لئے فریقین مساوی ہیں۔ دوم آپ صاحبان کو اصرار ہے کہ ہم سات روپے سالانہ ہی قیمت دینگے اور ہمارے ٹکٹوں کا حساب کرتے ہیں۔ ہم اپنے اخراجات کو خوب سمجھتے ہیں۔ آٹھ روپے سالانہ سے کم میں اخبار دینا ہمیں قطعاً منظور نہیں۔ اسی حساب سے قیمت لی جائیگی۔ یہ آخری اور قطعی عرض کر دی گئی ہے کہ بیرون ہند آٹھ روپے سالانہ کے حساب سے چندہ لیا جائے گا۔ اس سے کم ہرگز نہیں۔

ایجنسیوں کے ذریعے خریدار

چونکہ سوائے فیروزپور و مغل پورہ کے تمام ایجنسیاں بند ہو گئی ہیں۔ اس لئے وہ تمام خریداران فرداً فرداً اپنے نام الفضل جاری کرالیں۔ اسمیں زیادہ آسانی رہیگی۔ ایجنسیوں کے بقایا نے ہمیں بجائے فائدے کے نقصان پہنچایا ہے۔ ایک ناظم ایجنسی صاحب جاپہنچی مرضی سے نہ کہ ہماری درخواست پر اخبار منگواتے رہے اب منی آرڈر کی فیس اور اپنی خط و کتابت کا خرچ اور ضائع شدہ پرچوں کی قیمت دفتر بھیج کر مزید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ (منیجر الفضل)

زیر اہتمام شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع ہوا